ہشام السعید (محمد سعید)
سیّد جاوید اقبال

اردو فرہنگ نگاری تشکیل و تحقیق: ایک جائزہ

اردو زبان و ادب، موجودہ دور میں نئی وسعتوں سے آشنا ہو رہا ہے اور ان وسعتوں میں تحقیق کا کردار بھی نمایاں نظر آتا ہے۔ مثلاً اس دور میں فرہنگ نگاری بھی ایک اہم علمی سرگرمی شمار کی جا رہی ہے۔ یہ کسی ایک ادبی شاہکار سے یا کسی ایک شاعر وادیب کے کل سرمایۂ تخلیق سے وابستہ ہے۔ چنانچہ اسی تحقیقی جہت کو مدِنظر رکھتے ہوئے اردو میں فرہنگ نگاری کا ایک ایسا اجمالی جائزہ پیش کیا جانا چاہیے جو اس وقت کی ضرورت ہے جس میں فرہنگ کی تعریف، تحدید، آغازِ فرہنگ کے اسباب، جامعات میں تحقیقی سطح پر فرہنگات کی تشکیل اور چند اہم فرہنگات کی تشکیلی و ترتیبی خصوصیات کو اُجاگر کیا جائے اور ساتھ ہی نمونہ ہائے فرہنگ بھی مہیا کیے جائیں۔ علاوہ ازیں مرتب ہونے والی فرہنگات کا جائزہ لیتے ہوئے تجاویز بھی مرتب کی جائیں تاکہ جامعات میں تحقیقی سطح پر ترتیب پانے والی فرہنگات زیادہ سے زیادہ معیار کو پہنچ سکیں۔ چنانچہ انھی مقاصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ مقالہ تحریر کیا گیا ہے جس کی ترتیب یہ ہے:

فرہنگ، تحدید، فرہنگ نگاری میں تحقیقی رجحان، انتخابِ فرہنگات، خصوصیات، مجموعی عمومی جائزہ اور تجاویز۔ لیکن اس سے قبل یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہاں فرہنگ سے ہماری مراد کیا ہے؟ فرہنگ سے ہماری مراد شعرا اور ادبا کی تخلیقات کی ایسی فرہنگ مرتب کرنا ہے جس کے لیے انگریزی زبان میں گلوسری (Glossary) کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

فرہنگ (Glossary) کی تعریف سے پیشتر ہم لغت کی تعریف بیان کرنا چاہیں گے اور پھر فرہنگ کی تعریف کے بعد دونوں کے تعلق کو واضح کریں گے۔

لغت کی تعریف (Defination of Dictionary):

The word 'dictionary' is derived from Medieval Latin word "dictionarium" (collection of words and pharases) which was also derived from Late Latin word "dictio".
"A book containing a selection of the words of an information about their meanings, pronunciations, etymologies, inflected form etc., expresed in either the same or another language." 1

ترجمہ: لفظ ڈکشنری (dictionary) وسطی لاطینی کے لفظ ڈکشنیریم (dictionarium۔الفاظ اور فقرات کا انتخاب) سے نکلا ہے جو قدیم لاطینی لفظ ڈکشو (dictio) بمعنی ''لفظ'' سے بنا ہے۔

وہ کتاب جو منتخب الفاظ کے معنی، تلفظ، اشتقات، تلفظ و املا کی تبدیلی وغیرہ کی معلومات پر مشتمل ہو اور جس میں لفظ کی جملہ وضاحتیں اسی زبان یا کسی دوسری زبان میں کی جائیں۔

A book giving information on particular subjects or on a particular class of words, names, or facts, usually arranged alphabetically- 2

ترجمہ: ایک کتاب جو کسی مخصوص علم یا مضمون سے متعلق الفاظ کی اس علم سے متعلق وضاحتوں اور تشریحات پر مشتمل ہو اور جو الفبائی ترتیب میں ہو۔

فرہنگ کی تعریف (Definition of Glossary):

"A glossary, known as a vocabulary, or clavis, is an alphabetical list of terms in a particular domain of knowledge with the definitions for those terms. Traditionally, a glossary appears at the end of abook and includes terms within that book that are either newly introduced, uncommon, or specialized. While glossaries are most commonly associated with non-fiction books, in some cases, fiction novels may come with a glossary for unfamiliar terms". 3

ترجمہ: گلوسری کسی بھی خاص شعبۂ علم/مضمون کے ان ذخیرۂ الفاظ کی الفبائی ترتیبی فہرست ہے جو اس مخصوص علم میں اپنے مخصوص اصطلاحی معنی رکھتے ہوں۔ روایتاً گلوسری اختتام کتاب میں لائی جاتی ہے اور ان اصطلاحات و مفاہیم کی وضاحت کرتی ہے جو اس کتاب میں نئی نئی متعارف ہوئی ہوں یا غیر عمومی ہوں یا مخصوص معنی رکھتی ہوں۔ گلوسری عام طور پر غیر افسانوی کتابوں کی ہوتی ہے۔

البتہ بعض اوقات ناول وغیرہ میں موجود اجنبی لفظیات کی بھی گلوسری ترتیب دے کر ناول کے ساتھ شائع کی جاتی ہے۔

"A bilingual glossary is a list of terms in one language defined in a second language or glossed by synonyms (or atleastnear-synonyms)
in another language."4

ترجمہ: دولسانی لغت میں کسی ایک زبان کی لفظیات کی تشریح کسی دوسری زبان میں کی جاتی ہے اور ساتھ ہی اس دوسری زبان کے 'مرادف' یا 'مترادف' الفاظ بھی دیے جاتے ہیں۔

"A core glossary is a simple glossary or defining dictionary that enables definition of other concepts, especially for newcomers to a language or field of study. It contains a small working vocabulary and definitions for important or frequentlyencountered cconcepts, usually including idioms or metaphors useful in a culture. 5

ترجمہ: کورگلوسری ایک عمومی گلوسری یا توضیحی لغت ہوتی ہے جو کسی زبان یا شعبہ علم کے نوآموزوں کو اجنبی مفاہیم کی تشریح کے قابل بناتی ہے۔ یہ ان محدود لفظیات پر مشتمل ہوتی ہے جو مخصوص مفہوم کے حامل ہوتے ہیں اور دوران مطالعہ بار بار آتے ہیں۔ یہ عام طور پر کسی مخصوص کلچر کے محاوروں، تشبیہات، استعارات اور کنایات پر مشتمل ہوتی ہے۔

''کسی کتاب کے دقیق الفاظ، مصطلحات وغیرہ کی فہرست اور ان کی تشریح۔'' ٦

'لغت' اور 'فرہنگ' کی تعریفات کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ فرہنگ، لغت ہی کی ایک قسم ہے۔ البتہ ایک عام لغت کے مقابلے میں یہ ایک مخصوص انداز کی لغت ہے اور جیسا کہ تعریف سے واضح ہوتا ہے، اس کا تعلق ان مخصوص الفاظ سے ہوتا ہے جو کسی ایک مخصوص علمی شعبے میں کسی مخصوص مفہوم کی ترجمانی کرتے ہیں اور جو یقیناً عام فہم نہیں ہوتے۔ فرہنگ میں ایسے الفاظ اپنے مخصوص معانی کے ساتھ درج کیے جاتے ہیں۔ یا کسی ایک کتاب کے متن کے ان الفاظ و معانی کی فہرست سے ہوتا ہے جو عام فہم نہیں ہوتے یا نئی اصطلاحات کو جنم دیتے ہیں یا نئے مفاہیم کی ترجمانی کرتے ہیں۔

لفظ ''فرہنگ'' قدیم سے 'لغت' کا متبادل بھی رہا ہے۔ اردو فارسی میں متعدد لغات کے ناموں میں 'لغت' کے بجائے 'فرہنگ' کا لفظ شامل ہے۔ جیسے: فرہنگِ آصفیہ ٧، فرہنگِ عمید ٨ وغیرہ۔ البتہ فرہنگ اوّل اوّل اس فہرستِ الفاظ کے لیے استعمال ہوا جو اردو فارسی کے ان فن پاروں کے آخر میں معنی کے ساتھ دی جاتی تھی، جن کا متن قاری کے لیے پڑھنا کسی حد تک دشوار سمجھا گیا۔

ہندوستان کا خطہ شروع ہی سے بیرونی لسانی، سیاسی اور سماجی اثرات سے متاثر رہا ہے۔ اس کی وجہ ہے کہ وسطِ ایشیا سے لے کر یورپ تک کی اقوام نے اس کو اپنا مسکن بنایا ہے۔ اسی لیے کہ یہاں اور دوسری رنگا رنگیوں کے ساتھ ساتھ لسانی رنگا رنگی بھی ملتی ہے۔ یہاں جو ادب تخلیق ہوا وہ مسلسل لسانی تغیرات کا شکار رہا۔ پس کسی بھی فن پارے میں ایسے الفاظ کا کثرت سے آجانا جو ہندوستانیوں کے لیے مشکل ہوں یا جن سے اجنبیت ہو، عام ہوگیا۔ اسی مشکل کو سامنے رکھتے ہوئے متعدد ادب پاروں کی اشاعت کے موقعے پر ان کے آخر میں مختصر سی فرہنگ دی جانے لگی۔ اس مختصر سی فہرست نے آگے چل کر جامعیت اور وسعت اختیار کرلی۔ اس وسعت اور جامعیت کی وجہ بھی وہی تھی یعنی ادب پارے کی عبارت کی آسان تفہیم۔ یوں یہ وسعت و جامعیت کتابوں کی صورت اختیار کرگئی اور اب فرہنگ کا مطلب وہ کتاب ہے جس میں ایک شاعر یا ادیب کے کل سرمایۂ ادب یا کسی ایک ادب پارے کے کل ذخیرۂ الفاظ کے معنی و مفہوم دیے گئے ہوں۔ یہ فرہنگیں تدریسی ضروریات کے لیے بھی مرتب ہورہی ہیں اور اعلیٰ تحقیقاتی سطح پر بھی ان کی ترتیب کا کام جاری ہے۔

اردو کے تحقیقی میدان میں گذشتہ ایک صدی سے شعرا کے کلام کی تفہیم کے لیے شرحوں کے ساتھ ساتھ فرہنگ سازی بھی ہوتی رہی ہے اور اب یہ فرہنگ نگاری ایک نئے دور میں داخل ہوگئی ہے۔ فرہنگ نگاری اس وقت جامعات میں اعلیٰ تحقیق کا اہم موضوع ہے۔ ہندو پاک میں اس سلسلے میں اعلیٰ تحقیقی کام سامنے آیا ہے۔ یہ تحقیقی کام انفرادی اور جامعاتی تحقیق، دونوں نوعیت کا ہے

ہندوستان میں فرہنگ نگاری کا رواج زیادہ رہا ہے۔ یہاں فارسی، ادب کی زبان تھی اور جب شعر و ادب نے اردو کا قالب اختیار کرنا شروع کیا تو بھی فارسی شناسی کی اہمیت قائم رہی۔ اردو میں فارسی الفاظ، تراکیب، تلمیحات، اساطیر وغیرہ کی بھرمار نے مجبور کیا کہ ایسی فرہنگیں مرتب کی جائیں جن سے فارسی لفظیات کی تفہیم ہو سکے۔ چنانچہ تحقیقی لغت نویسی میں پہلا نام عبدالرشید حسنی ٹھٹھوی کی ''فرہنگِ رشیدی''[۹] (۱۶۶۲ء) کا ہے۔ اس کے بعد خان آرزو[۱۰] شمار کیے جاتے ہیں اور پھر یہ سلسلہ دراز ہوتا جاتا ہے۔

کسی بھی شاعر یا ادیب کی لفظیات کی فرہنگ میں اوّلیت (غالباً) عرشی کی ''فرہنگِ غالب''[۱۱] کو حاصل ہے۔ اگر چہ یہ جامع نہیں کیوں کہ اس فرہنگ کی ترتیب کا محرک غالب کی کل لفظیات کی تفہیم نہیں تھی بلکہ غالب نے اپنے کلام، کتابوں یا خطوط میں جن جن لفظوں کی خود وضاحت کی ہے، مرتب نے انھیں ترتیب دے کر یہ فرہنگ تیار کی ہے۔

غالب ہی کے حوالے سے ایک فرہنگ (فرہنگ غالب) نام ور غالب شناس ڈاکٹر مقصود حسنی[۱۲] کی ہے جو ابھی شائع نہیں ہوئی۔ علاوہ ازیں ہندوستان میں نجمہ شمشاد نے بھی فرہنگِ غالب[۱۳] تیار کی ہے۔ غالب ہی کے حوالے سے نیٹ پر موجود ''اردو بکس'' کی ویب سائیٹ پر ''فرہنگِ کلیاتِ اردو غالب''[۱۴] کے نام سے ایک کتاب موجود ہے۔ اس فرہنگ کے مرتبین میں ڈاکٹر محمد خان اشرف اور ڈاکٹر عظمت رباب کے نام درج ہیں۔

ابنِ کنول، صدر شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی نے اپنے ایک مضمون ''دانش گاہوں میں تحقیق، سمت و رفتار''[۱۵] میں ہندوستان کی مختلف جامعات میں ہونے والے تحقیقی کاموں کا جائزہ پیش کیا ہے۔ مضمون میں انھوں نے علی گڑھ یونیورسٹی کے تحقیقی کام کا جائزہ لیتے ہوئے ''نظیر اکبر آبادی کے کلام کی فرہنگ'' (نعیم فاطمہ) ''طلسم ہوشربا کی فرہنگ'' (ام ہانی اشرف) ''فرہنگِ انیس و دبیر'' (نسرین ہاشمی) ''فرہنگِ غالب'' (نجمہ شمشاد) ''فرہنگِ اقبال'' (امتیاز احمد)، شمالی ہند کی ۱۸ویں اور ۱۹ویں صدی کی مثنویوں کی فرہنگ (ضیاء الدین انصاری) شمالی ہند کے اردو قصائد کی فرہنگ (ام ہانی اشرف) کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح شہانہ مریم (ریسرچ اسکالر، یونیورسٹی آف حیدرآباد دکن نے اپنے ایک مضمون ''حیدرآباد کی جامعات میں اردو تحقیق کی رفتار خاتون محققین کے حوالے سے۔ ایک جائزہ''[۱۶] میں ایم۔ فل کے ایک مقالے ''اردو ادبی لغات۔ ایک جائزہ'' (افضل شاہانہ) کا ذکر کیا ہے جو ۱۹۸۱ء میں مکمل ہوا۔

پاکستان میں اعلیٰ جامعاتی تحقیق میں فرہنگ نگاری کا جائزہ لیا جائے تو نظر آتا ہے کہ یہاں بھی صورتِ حال خاصی حوصلہ افزا ہے۔ علاوہ ازیں انفرادی اور اداروں کی سطح پر بھی تشکیلِ فرہنگ کے معرکۃ الآرا کارنامے انجام دیے گئے ہیں۔ اور یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔

شعبۂ اُردو، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی۔ ملتان سے بھی ایک فہرست موصول ہوئی ہے۔ ۱۷ جو تشکیل فرہنگ کے ایم۔اے اور ایم۔فل کی سطح کے ان مقالات پر مشتمل ہے، جو شعبے میں رجسٹر ہوئے اور پایۂ تکمیل کو پہنچے، اس فہرست سے وہاں کی صورتِ حال واضح ہوتی ہے۔ ایم۔اے اور ایم۔فل کی سطح پر ہونے والے کام یہ ہیں:

''اصطلاحاتِ لسانیات کی توضیحی فرہنگ'' (فرحانہ کنول) ''جدید تنقیدی اصطلاحات کی توضیحی فرہنگ'' (اقبال احمد شاہ) ''فرہنگِ دربارِ اکبری'' (رخسانہ قریشی) ''فرہنگ غزلیاتِ میر درد'' (غلام مصطفیٰ) ''فرہنگِ قصائد ہجویات: مرزا رفیع سودا'' (محمد الیاس) ''جامع فرہنگ محاورات اردو'' (زیرِ تکمیل، مبشرہ عزیز) جب کہ ایم۔اے کی سطح پر جو فرہنگیں تشکیل دی گئیں، وہ ''کلامِ فیض۔ فرہنگ و اشاریہ''، ''کلام مجید امجد۔ فرہنگ و اشاریہ''، ''دیوانِ غالب کی موضوعاتی تدوین مع فرہنگ''، ''اشاریہ تراکیب غزلیاتِ میر و فرہنگ''، ''فرہنگِ کلیاتِ راشد''، ''فرہنگِ کلیاتِ غزلیاتِ میر''، ''اردو میں مستعمل فارسی ضرب الامثال کی فرہنگ''، ''تراکیب میر تقی میر و فرہنگ''، ''تراکیب و فرہنگِ کلیات حسرت''، ''اشاریہ تراکیب و فرہنگ غزلیات مومن''، ''اشاریہ تراکیب و فرہنگ غزلیاتِ آتش'' وغیرہ۔

ہماری معلومات کے مطابق بلوچستان یونیورسٹی ۱۸، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور ۱۹، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور ۲۰، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی ۲۱ اور پشاور یونیورسٹی ۲۲ میں اس نوعیت کا کوئی بھی تحقیقی کام نہیں ہوا۔ البتہ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد میں تشکیلِ فرہنگ کے خاصے موضوعات رجسٹر ہوئے۔ ۲۳

سندھ یونیورسٹی جام شورو میں اعلیٰ تحقیقاتی سطح (پی ایچ ڈی) پر ''اردو میں قرآنی محاورات'' (ڈاکٹر شمیم نکہت۔ ۱۹۷۳ء) ۲۴، ''ڈپٹی نذیر احمد کے محاورات'' (ڈاکٹر مجیب الرحمان یوسفی، ۱۹۹۶ء) ۲۵، ''فرہنگ محمد قلی قطب شاہ'' (ڈاکٹر نثار احمد۔ ۲۰۰۹ء) ۲۶، راقم کی ''فرہنگِ خاور نامہ'' (زیرِ تکمیل) ۲۷ اور مس فرخندہ کی ''فرہنگِ اختر شیرانی'' (زیرِ تکمیل) ۲۸ اس نوعیت کے اہم کام ہیں۔ اس کے علاوہ ایم۔اے کی سطح پر ''فرہنگِ توبۃ النصوح'' (فوزیہ شیر محمد۔ ۲۰۱۴ء) ۲۹ بھی اہمیت کی حامل ہے۔

یونیورسٹی آف ایسٹ، حیدر آباد میں بھی ایک فرہنگ ''فرہنگِ کلیاتِ محمد حسن براہوئی: مع تعلیقات'' از بشریٰ تحسین (۲۰۱۱ء) میں ایم۔فل کے لیے مرتب کی۔ ۳۰

پاکستان میں جامعاتی سطح پر تشکیل پانے والی فرہنگوں کے علاوہ انفرادی سطح پر بھی فرہنگیں مرتب ہوئی ہیں۔ جیسے ڈاکٹر اکبر حسین کی مرتب کردہ فرہنگیں (فرہنگِ فسانۂ آزاد ۳۱، فرہنگ طلسم ہوشربا ۳۲، اور فرہنگِ بوستان خیال ۳۳) کے علاوہ ڈاکٹر گوہر نوشاہی کی ''فرہنگِ مشترک'' (ای۔سی۔او ممالک میں بولی جانے والی نمائندہ زبانوں کے مشترک الفاظ پر مشتمل ہے) ۳۴ اور نسیم امروہوی (سابق مدیر اردو لغت بورڈ۔ کراچی) کی ''فرہنگِ اقبال'' ۳۵ اس سلسلے کی اہم کڑیاں ہیں۔

اس مضمون میں ہماری یہ کوشش بھی ہے کہ تشکیل و ترتیبِ فرہنگ کی خصوصیات اور موضوعات میں جو تفریق پائی جاتی ہے،

اور وہ ترتیب وتشکیل میں جو اختلاف ہیں اسے بھی نمایاں کیا جائے تا کہ آئندہ اس نوعیت کے تحقیقی کام کرنے والے محققین کو انتخابِ طریق تشکیل میں رہنمائی مل سکے۔ اس سلسلے میں ہم نے جن فرہنگوں کا انتخاب کیا وہ درج ذیل ہیں۔

پی ایچ ڈی سطح پر فرہنگِ محمد قلی قطب شاہ، ایم۔فل کی سطح پر فرہنگِ غزلیاتِ میر درد، فرہنگِ دربارِ اکبری اور فرہنگِ کلیاتِ محمد حسن براہوی، ایم۔اے کی سطح پر فرہنگِ توبۃ النصوح اور انفرادی کاوشوں میں فرہنگِ اقبال اور ڈاکٹر اکبر حسین کی فرہنگیں ہیں۔

پی ایچ ڈی:

ا۔ ''فرہنگِ محمد قلی قطب شاہ''[۳۶] از ڈاکٹر نثار احمد (۲۰۰۹ء)

نگران: ڈاکٹر سید جاوید اقبال، پروفیسر شعبۂ اردو، سندھ یونیورسٹی، جام شورو۔

یہ فرہنگ دیباچے کے علاوہ چار ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اوّل میں محمد قلی قطب شاہ[۳۷] کے سوانح، خاندانی وسماجی پس منظر اور قلی قطب شاہ کی ادبی خدمات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ باب دوم طریق تحقیق سے متعلق ہے۔ اس باب میں موضوع، سابقہ تحقیق، مقاصدِ تحقیق، تحدیدِ کار، طریقہ کار، مقالے کا خاکہ اور تشریح ابواب، نتائج تحقیق اور امکاناتِ تحقیق شامل ہیں جب کہ باب سوم میں فرہنگ ہے اور باب چہارم میں حواشی وتعلیقات۔

طریق تدوین/اندراج:

فرہنگ الفبائی ترتیب میں ہے۔ صفحے کو دو کالمی تقسیم دی گئی ہے۔ الف ممدودہ والے الفاظ الف مقصورہ والے الفاظ کے بعد درج ہیں۔ 'ب' کے بعد 'بھ' اور اسی طرح مرکب حروف والے الفاظ مفرد حروف والے الفاظ کے بعد درج کیے گئے ہیں۔ لفظ کے سامنے عمودی بریکٹ میں لفظ کی اصل درج ہے۔ اس کے بعد قواعدی حیثیت درج ہے اور قواعد کے بعد اگر لفظ کی مختلف املائی صورتیں ہیں تو درج کی گئی ہیں۔ ایک ہی املا کے مختلف المعانی ہونے پر ''ا'' اور ''۲'' کی تمیز رکھی گئی ہے اور الگ الگ درج کیا گیا ہے۔ دوسری سطر میں لفظ کے معنی، تشریح اور مترادفات درج ہیں۔ معنی اور مترادف وہ لیے ہیں جو قلی قطب شاہ کے کلام میں برتے گئے ہیں۔ مترادفات کی بھرمار نہیں کی۔ اس کے بعد قلی قطب شاہ کے کلام سے شعر بطور مثال درج ہے۔ اگلی سطر میں شعر مثالی کا ماخذ وحوالہ درج ہے۔ تلفظ، لفظ پر اعراب لگا کر واضح کیا گیا ہے۔

نمونۂ اندراج:

☆ اِختِیاری [ع: اختیار + ی، زائد] اند۔
:حکم چلانے کی اہلیت،
اقتدار، حاکمیت۔ (ال)
دکھ آگ سوں جگ بن جلے آ کاس تا دھرتی ہلے
کھن پر فرشتے کھلبلے سٹ اختیاری وائے وائے
(ک: ۷۵۱، سیدہ)[۳۸]

☆ کَلْبانا [کلپانا = (دکھ پہنچانا، ستانا) کا ایک املا] ف م۔
ترا مکھ لوح کلبا یا ڈروں نا میں پری جن تھے
ہندو پاتر سنپڑتی نین پچکتی جیون ہری تپلی
(ک: ۴۷۰، سیدہ)[۳۹]

ایم۔فل:

۲/۱۔فرہنگِ غزلیاتِ میر درد از غلام مصطفیٰ (۲۰۰۸ء۔۲۰۱۰ء)

نگران: ڈاکٹر محمد آصف، شعبۂ اردو، بہاءالدین زکریا یونیورسٹی۔ملتان

مقالے کی ہیئت فہرست، حرفِ نارسا، مقدمہ، فرہنگ اور کتابیات پر مشتمل ہے۔مقدمے میں درد کے حالات اور فلسفہ و شاعری سے بحث کے علاوہ لغت نویسی کی تاریخ پر بھی نظر ڈالی گئی ہے۔

طریقۂ تدوین/اندراج:

الفاظ کی ترتیب میں الف ممدودہ کو الف مقصورہ پر اولیت دی گئی ہے۔الفاظ سلسلہ نمبر کے ساتھ درج ہیں۔بنیادی اور تحتی الفاظ کے طریقے کو نہیں برتا گیا ہے۔سلسلہ نمبر کے بعد لفظ درج ہے اور رابطہ (:) کے بعد قوسین میں لفظ کی اصل کے بعد کاما (،) ہے اور قواعدی حیثیت درج ہے۔دوسری سطر میں معنی اور مترادف لغت کے حوالے کے ساتھ درج کیے گئے ہیں۔تیسری سطر میں یہ طے کیا گیا ہے کہ درد نے جس مفہوم میں لفظ کو برتا ہے وہ مفہوم مترادف میں سے کس کے زیادہ قریب ہے اور اگر خواجہ میر درد کا اختیار کردہ مفہوم ان میں سے کسی سے مطابقت نہیں رکھتا تو درد کا اختیار کردہ مفہوم بیان کر دیا گیا ہے۔

ترکیب کی قواعدی حیثیت 'ترکیب' لکھ کر واضح کی گئی ہے۔مزید قواعدی حیثیت متعین نہیں کی گئی ہے۔تراکیب میں اجزائے تراکیب کو ''+'' سے جدا کیا گیا ہے۔شعری مثال کے لیے صرف مصرع درج کیا گیا ہے اور اگلی سطر میں مثال کے لیے دیوان درد کے صفحہ نمبر کا حوالہ قوسین میں درج ہے۔الفاظ پر اعراب سے تلفظ کی نشاندہی کی گئی ہے۔کہیں کہیں ضرورت کے باوجود اعراب نہیں ہیں۔

نمونۂ اندراج:

☆ آفت رسیدگاں: (ف، ترکیب)

آفت + رسیدگاں: مصیبت (ج)، قہر (ن) + حاصل کرنے والے (آ): ظلم سہنے والے۔

درد نے بھی یہی معنی مراد لیے ہیں۔

ع احوال کچھ نہ پوچھو آفت رسیدگاں کا

(دیوانِ درد، ص ۱۴۲)[۴۰]

☆ سرگشتگی: (ف، صفت)

حیرانی، بے راہ روی، گم راہی (ن)، بے قراری، دیوانگی (ش)

درد نے شدتِ بے قراری اور بے راہروی مراد لی ہے۔

ع اب ہیں کہاں وہ نالے، وہ سرگشتگی کدھر ہے

(دیوانِ درد، ص ۲۱۱)[۴۱]

۳/۲۳۔فرہنگِ دربارِ اکبری از رخسانہ قریشی (۲۰۰۷ء)

نگران: ڈاکٹر محمد ساجد خان، شعبۂ اردو، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی۔ملتان

یہ مقالہ ہیئت کے اعتبار سے پانچ حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصے میں آزاد کا خاکہ پیش کیا گیا ہے اور ان کا فنی مرتبہ متعین کیا گیا ہے۔دوسرے حصے میں کتاب ''دربارِ اکبری'' [۴۲] کا تعارف اور ادب میں اس کے مقام سے بحث ہے۔فرہنگ تیسرے حصے میں ہے۔اس کے علاوہ کتابیات اور آخر میں ضمیمہ ہے۔

طریقِ تدوین/اندراج اگر چہ ''فرہنگِ غزلیاتِ میر درد'' سے مماثل ہے مگر اندراج کی اپنی خصوصیات بھی ہیں۔الفاظ کی ترتیب میں الف مقصورہ کو اولیت دی گئی ہے۔الفاظ نمبر شمار کے ساتھ درج ہیں۔الفاظ کا تلفظ واضح نہیں کیا گیا ہے۔لفظ کی اصل کا التزام نہیں ہے۔لفظ کی قواعدی حیثیت کا تعین نہیں کیا گیا ہے۔معنی اور مترادفات کے اندراج کے بعد لغتِ رجوعی کا حوالہ نہیں ہے۔لفظ کے استعمال کی وضاحت کے لیے دیے گئے اقتباس میں مطلوب لفظ خط کشیدہ ہے اور قوسین میں کتاب کا صفحہ نمبر درج ہے۔

نمونۂ اندراج:

☆ امید پدر:

بزرگ، باپ کی امید۔

نخل امید پدر کو بد فانی کا اثر خالی نہیں جاتا۔(ص ۸۳۱) [۴۳]

☆ سماع:

راگ سننا جیسے محفل سماع

آباؤ اجداد کی محفل حال وقال میں غنا اور سماع بھی تھا۔(ص ۳۲۰) [۴۴]

۳/۲۴۔فرہنگ کلیاتِ محمد حسن براہوئی مع تعلیقات از بشریٰ تحسین (۲۰۱۱ء)

نگران: ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن، شعبۂ اردو، یونیورسٹی آف ایسٹ حیدر آباد، پاکستان

خصوصیات:

فہرست واجزائے ابواب اور پیش لفظ کے بعد مقالہ چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔باب اول میں محمد حسن براہوئی [۴۵] کے حالات کا مطالعہ کیا گیا ہے۔باب دوم میں کلیاتِ حسن کا مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔باب سوم میں فرہنگ سے قبل فرہنگ سازی کے اصول جدید اردو لغت نویسی کے پس منظر میں بیان کیے گئے ہیں۔جب کہ چوتھا باب توضیحات کلیات کے عنوان سے قائم کیا گیا ہے۔اس باب میں تلمیحاتِ کلیات، الفاظ کے برتنے کا طریقہ اور تعلیقات کا اہتمام کیا گیا ہے۔

تلفظ کی وضاحت کے لیے لفظ پر اعراب دیے گئے ہیں اور لفظ کے تلفظ کی مزید وضاحت کے لیے قوسین میں لفظ کی تقطیع کی

گئی ہے۔عمودی بریکٹ میں لفظ کی اصل اور قواعدی حیثیت درج ہے۔اسی کے ساتھ معنی اور مترادف درج ہیں اور لغتِ رجوعی کا حوالہ درج نہیں ہے۔علاوہ ازیں مثال کا اہتمام بھی نہیں کیا گیا۔اس سبب سے یہ طے نہیں ہو پارہا کہ حسن براہوی نے کسی لفظ کا کیا مفہوم اختیار کیا ہے۔البتہ تراکیب کی وضاحت میں حسن براہوی کی کلیات میں سے حوالہ صفحہ نمبر کے ساتھ درج ہے۔

فرہنگ میں مفرد اور مرکب الفاظ کی علیحدہ علیحدہ ترتیب قائم کی گئی ہے۔مرکب الفاظ اور تراکیب کے معنی درج کرنے کے بعد حسن براہوی کے کلیات سے حوالہ نظم وصفحہ نمبر درج ہے۔باب چہارم میں تلمیحات کے علاوہ الفاظ کا حسن براہوی کے ہاں طریق استعمال بیان ہوا ہے۔

مثال: ابنا جاں نہاں کر تو مری جائے بہ ابنائے عدو

صفِ شکن تیغ دوسریں سرِ اعدام شکن ص۔۷۹ ۴۶

نمونۂ تدوینِ اندراج:

i-الفاظ:

احوال۔ (اَح۔وَال) [ع۔ا۔مذ] حال کی جمع ،کیفیتیں۔حالات۔بیانات۔سرگزشت۔حال چال۔خیر خیریت ۴۷

ii-تراکیب ومرکبات

امیرانِ عالم دنیا کا حاکم ترجیع بند ہندی ص۷۹۔۴۸

ایم۔اے:

۵/۱۔فرہنگِ توبۃ النصوح از فوزیہ شیر محمد (۲۰۱۳ء)

نگران: ڈاکٹر سید جاوید اقبال

ایم۔اے کی سطح پر تیار کی گئی اس فرہنگ میں دو باب ہیں۔باب اول میں ناول اور مصنف کا تعارف ہے جب کہ باب دوم میں فرہنگ ہے۔

خصوصیات:

صفحے کو دو کالم میں تقسیم کیا گیا ہے۔الفاظ الفبائی جدید ترتیب میں ہیں۔لفظ کا تلفظ ظاہر کرنے کا کوئی طریقہ اختیار نہیں کیا گیا۔ اندراج لفظ کے بعد رابطہ کی علامت (:) ہے۔اور قوسین میں لفظ کی اصل کی علامت درج ہے۔قوسین کے باہر لفظ کی قواعدی حیثیت درج ہے۔ دوسری سطر میں لفظ کے معنی لغت کے حوالے سے درج ہیں اور لغت کا صفحہ نمبر بھی تحریر کیا گیا ہے۔اس کے بعد اگلی سطر میں ''توبۃ النصوح''۴۹ سے اقتباس بطورِ مثال استعمالِ لفظ درج ہے جو بعض جگہ بے ضرورت طویل بھی ہے۔مثال کے بعد ناول کا صفحہ نمبر بھی درج ہے۔

نمونۂ اندراج:

☆الہام: (ع)اسم مذکر۔

خدا کا کسی بات کو کسی کے دل میں ڈالنا۔

القا۔وحی۔(ف آ،ص۔۲۲۰)

''بیٹے تمھارے باپ بے چارے نے ہرگز یہ دعویٰ نہیں کیا کہ مجھ پر الہام ہوتا ہے۔'' (ص۔۱۲۸) ۵۰؎

☆بے نصیب: (ف+ع) صف۔

بد بخت، بد قسمت۔(ف آ،ص۔۴۵۶) جلد اول

''نصوح احتساب کرتا تھا۔اپنے تئیں دین سے بے بہرہ۔ایمان سے بے نصیب۔نجات سے دور ہلاکت تباہی سے قریب پاتا تھا۔جس عمل نیک پر نظر کرتا یا سرے سے اس کے اعمال نامے میں تھا ہی نہیں اور تھا بھی تو ایک عمل اور سیکڑوں رخنے۔ہزاروں فساد۔دو چار نمازیں بھی تو کاہلی اور بے دلی وریا سے خالی نہیں۔'' (ص۔۳۶) ۵۱؎

جامعاتی سطح پر ترتیب پانے والی فرہنگوں کے علاوہ بھی فرہنگیں ترتیب پاتی رہی ہیں اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔''فرہنگِ اقبال'' از نسیم امروہوی۵۲؎ ان میں سے ایک ہے۔یہ فرہنگ نسیم امروہوی نے مرتب کی ہے۔سرورق پر لکھی عبارت اس کی خصوصیت کی غماز ہے۔

> ''علامہ اقبال کے چاروں دواوین (بانگِ درا، بالِ جبریل،ضربِ کلیم، ارمغانِ حجاز) باقیاتِ اقبال اور اخبارات و رسائل میں مطبوعہ کلام اور ان کی وضع کردہ نو بہ نو معنی خیز ترکیبات کا یکجائی لغت ، نیز کلام اقبال کی تلمیحات،استعارات اور متعلقہ اشخاص کا مکمل انسائیکلو پیڈیا یعنی ''فرہنگِ اقبال مع تحلیل صرفی و تاریخی حوالہ جات وشواھد و امثلہ از کلامِ اقبالؒ۔'' ۵۳؎

اس لغت کا مقدمہ رئیس امروہوی۵۴؎ نے لکھا ہے۔لفظ پر اعراب کا اہتمام ہے۔لفظ کو عربی، فارسی اور اردو سے مخصوص کیا گیا ہے(سنسکرت، پالی،اور پراکرتی الفاظ کو اردو لفظ شمار کیا ہے)۔لفظ کے بعد اس کی اصل قوسین میں درج ہے۔قوسین کے باہر قواعدی حیثیت لکھی گئی ہے۔اسی کے بعد معنی اور مترادفات کا اندراج ہے۔مثال میں اقبال کا مصرع درج ہے اور اس مصرعے کی نظم کا نام یا غزل نمبر اور مجموعۂ کلامِ اقبال کا مخفف مع صفحہ نمبر قوسین میں درج ہے۔صفحہ دو کالمی رکھا گیا ہے۔الفاظ کی ترتیب بنیادی اور تحتی الفاظ کے اصول کے تحت کی گئی ہے۔

نمونۂ اندراج:

مَسِیحا دَم (......ف) صفت،مسیحا+دم (رک): حضرت عیسیٰؑ کا سانس رکھنے والا جس سے مردے زندہ ہوتے تھے۔ع

اے مسیحا دم بچا لے مجھ کو آزار سے

(برگ گل،ب د،۱۷۲) ۵۵؎

پریت (ار) مونث، پیت (رک) ع

دھرتی کے باسیوں کی مکتی پریت میں ہے

(نیاشوالا، ب د،۸۸)۵۶

مقتدرہ قومی زبان کی شائع کردہ فرہنگوں میں ڈاکٹر اکبر حسین کی فرہنگوں کی ہیئتِ ترکیبی ایک ہی ہے۔ یہ تینوں فرہنگیں تدریسی مقاصد کے پیشِ نظر مرتب کی گئی ہیں۔

ترتیبِ فرہنگ:۔

۱۔ الفاظ اور محاورے ۲۔ فارسی ضرب الامثال اور فقرے

۳۔ عربی فقرے اور عبارتیں، قرآنی آیات ۴۔ اشخاص کا تعارف

خصوصیات: صفحے کی دو کالمی تقسیم ہے۔ الف ممدودہ کو اولیت حاصل ہے جب کہ ''بوستانِ خیال'' ۵۷ کی فرہنگ میں الف مقصورہ کو اولیت دی گئی ہے۔ فرہنگوں میں لفظ کے اندراج کے بعد 'قطع' ہے۔ اور پھر معنی و مترادف درج کیے گئے ہیں۔ وضاحتیں قوسین میں درج ہیں۔ لفظ کی اصل اور قواعدی حیثیت درج نہیں ہے۔ لغتِ رجوعی کا حوالہ نہیں ہے۔ تینوں فرہنگوں میں مثالوں سے اجتناب ملتا ہے۔

نمونہ اندراج:

بَرقِ لامع۔ چمک دار بجلی

آڑے ترچھے ہونا (آڑا ترچھا ہونا)

(محاورہ) غصے سے بگڑنا، برہم ہونا

(طلسم ہوشربا)۵۸

آب گاری (آبکاری)۔ شراب کا کاروبار۔

منشیات کا محصول۔

اَسرَاپ۔ بددعا۔ کوسنا۔ لعنت۔ دیوی، دیوت

یا کسی اہلِ کمال یا اوتار کی بددعا۔

(فسانۂ آزاد)۵۹

اَبرِ غَلِیظ۔ گہرا بادل۔ گھنگھور گھٹا۔

دُوراہہ۔ دو راستوں کے ملنے کی جگہ۔

راستے کی دو شاخیں پھوٹنے کی جگہ۔

(بوستانِ خیال)

عمومی جائزہ اور تجاویز:

درج بالا امثال کو مدِنظر رکھا جائے تو واضح نظر آتا ہے کہ جامعاتی تحقیق کے سلسلے میں مرتب ہونے والی فرہنگوں میں تحقیقی معیارات اور اصولِ لغت کی پاسداری میں معیار کو زیادہ ملحوظ رکھا گیا ہے، منتخب فرہنگوں کی خصوصیات اور نمونہ ہائے اندراج سے یہ بھی

آشکار ہوتا ہے کہ فرہنگوں میں موضوعاتی یکسانیت کے باوجود ترتیبِ فرہنگ اور طریق ہائے اندراج میں محقق کے مزاج اور مواد کی انفرادیت کو سمونے کی بھرپور گنجائش موجود ہے۔ پھر بھی ان منتخب فرہنگوں کی خصوصیات کا عمومی جائزہ، اختلافِ ابواب اور مواد اور طریقِ اندراج کو مدِ نظر رکھ کر چند اصول وضع کر لیے جائیں اور کچھ احتیاطیں ملحوظ رکھی جائیں تو اس طرح کی تحقیق میں جامعیت اور معیار کو قائم رکھا بھی جاسکتا ہے اور اس میں اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً

۱۔ فرہنگ کی تشکیل کا بنیادی مقصد شاعر یا کتاب کے ذخیرۂ الفاظ کا ریکارڈ مرتب کرنا ہو۔ اس ریکارڈ میں لفظ کی معنوی وقواعدی حیثیت اور اس کی اصل کا تعین بھی ہو۔

۲۔ تحقیقاتی سطح پر فرہنگوں کی تشکیل میں ابواب قائم کرتے ہوئے ایک باب موضوع تخلیق اور تخلیق کار کے تعارف پر مبنی رکھا جاتا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ اس میں موجود مواد عموماً پامال ہوتا ہے اور سوائے تکرار کے کچھ حاصل بھی نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس طرح کے مواد سے اگر گریز ممکن نہ بھی ہو تو بھی اسے بہت مختصر ہونا چاہیے۔

۳۔ ہر لغت نگار، لغت نگاری کے عمومی اصولوں پر عمل کرتا ہے مگر اصولوں سے کچھ نہ کچھ اختلاف بھی کرتا ہے اور کچھ نئے اصول وضع بھی کرتا ہے، اس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تشکیلِ فرہنگ کے عمومی، خصوصی اور ترمیم شدہ اصولوں کی الگ الگ وضاحت کر دی جائے۔ اس سے اصولِ لغت میں ہونے والی وسعت، تبدیلی اور رجحانات کے تعین میں مدد مل سکے گی اور ان کے ارتقا کی ایک تاریخ بن جائے گی۔

۴۔ طریقِ اندراج میں جہاں تک ممکن ہو''اردو لغت'' کے طریقِ اندراج کو برتا جائے تاکہ فرہنگ معیاری روپ اختیار کر سکے۔ تشریح طلب لفظ پر اعراب کا التزام ضروری ہو۔ ساتھ ہی ان آوازوں کی وضاحت بھی ضروری ہو جو اعراب سے واضح نہیں ہوتیں (جیسے: معروف، مجہول، لین، معدول، مخلوط، مغنون وغیرہ)۔

۵۔ معنی طلب لفظ کی تشریح ضرور کی جائے اور صرف وہی مترادفات درج کیے جائیں جو معنی کی وضاحت میں مددگار ہوں۔ مثال درج کرتے ہوئے اچھی طرح اطمینان کر لیا جائے کہ مثال میں لفظ کی جو قواعدی حیثیت ابھر کر سامنے آ رہی ہے وہی طے کی گئی ہو۔ صرف لغتِ رجوعی میں درج قواعدی حیثیت پر تکیہ نہیں کیا جائے۔

۶۔ کسی شعری تصنیف کی فرہنگ مرتب کرتے وقت معیاری تلفظ ہی اصل مانا جائے اور ساتھ ہی شاعر کا تلفظ (اگر اصل سے مختلف ہو تو) بھی درج کیا جائے۔

۷۔ شعری تصنیف کی فرہنگ میں مثال کے لیے مصرع، شعر وغیرہ کی سختی سے پابندی نہیں کی جائے بلکہ یہ ملحوظ رکھا جائے کہ مثال لفظ کے معنی کی مکمل تفہیم کے لیے ہونی چاہیے۔ یہ مقصد اگر مصرعے سے حاصل ہو تو مصرع ورنہ شعر اور اگر لفظ نظم کا ہو اور مفہوم کی وضاحت کے لیے ایک سے زائد اشعار بطور مثال ناگزیر ہوں تو انھیں درج کرنے میں تأمل نہ کیا جائے۔

۸۔ استعارہ عارضی ہوتا ہے۔لہٰذالفظ کے استعاراتی مفہوم کے اندراج سے گریز کیا جائے۔

۹۔ فرہنگ مرتب کرتے ہوئے تراکیب اور محاورات پر خصوصی توجہ دی جائے۔صرف وہی محاورے شامل فرہنگ نہ کیے جائیں جو کسی لغت میں دستیاب ہو جائیں بلکہ وہ تراکیب اور محاورے بھی شامل کیے جائیں جو مصنف یا شاعر نے وضع کیے ہیں۔کیوں کہ شاعر اور مصنف اپنی بات کہنے کے لیے نئی نئی تراکیب وضع کرتے ہیں اور الفاظ میں اختراع اور جدت طرازی سے کام لیتے ہیں اور نئے محاورے بھی تشکیل دیتے ہیں، ان تراکیب اور محاوروں کا ذخیرہ ہر صورت شامل فرہنگ کیا جائے۔

حواشی:

۱۔ http://dictionary.reference.com/browse/dictionary?s=t

۲۔ ایضاً

۳۔ http://en.wikipedia.org/wiki/Glossary

۴۔ ایضاً

۵۔ ایضاً

۶۔ عبدالحق، مولوی، اسٹوڈنٹس اسٹینڈرڈ انگلش اردو ڈکشنری، کراچی، انجمن ترقی اردو پاکستان، چھٹا ایڈیشن، ۱۹۶۰ء۔

۷۔ سید احمد دہلوی، مولوی، ''فرہنگِ آصفیہ''، جلد اول۔دوم، سوم۔چہارم، لاہور، اردو سائنس بورڈ، اشاعت سوم ۱۹۹۵ء۔

۸۔ حسن عمید، ''فرہنگِ عمید (سہ جلدی)''، جلد اول تا سوم، تہران، مؤسۂ انتشارات امیر کبیر، چاپ دوم، ۱۳۹۵ھ۔

۹۔ عرشی، امتیاز علی خاں، فرہنگِ غالب، ناظم کتاب خانہ، رام پور، ۱۹۴۷ء، ص۔۱۷، ریختہ۔ کام کی ویب سائٹ پر موجود کتاب فرہنگِ غالب کا دیباچہ عرشی صاحب کا لکھا ہوا اس دیباچے کے اختتام پر تاریخ ۳۰ر جون ۱۹۴۶ء درج ہے جب کہ کتاب کے سرورق یا اندرونی صفحات پر سنِ اشاعت وغیرہ درج نہیں ہے۔

۱۰۔ ایضاً، خان آرزو کو عرشی نے ایک اہم محقق لغت نگار قرار دیا ہے اور ان کی لغت سراج اللغات کو ایک اہم لغت قرار دے کر ہندوستانیوں کے لغت نگاری کے کام کی اہمیت واضح کی ہے۔

۱۱۔ عرشی، فرہنگِ غالب۔

۱۲۔ http://m.hamariweb.com/articles/detail.aspx?id=5274، ''ہماری ویب'' نامی اس سائٹ پر پروفیسر یونس حسن کا 'اردو آرٹیکلز' کی ذیل میں موجود مضمون ''فرہنگ غالب ایک نادر مخطوطہ'' (۲۰۱۴ء) میں ڈاکٹر مقصود حسنی کو عصر حاضر کا ایک نامور غالب شناس قرار دیا گیا ہے۔ پروفیسر یونس کے مطابق مقصود حسنی کی کئی کتابیں غالب کی لسانیات پر چھپ چکی ہیں۔متذکرہ بالا مخطوطے میں ڈاکٹر حسنی نے لفظیات غالب کی تفہیم میں در وا کیے ہیں۔ڈاکٹر صاحب نے لفظ کو عہد غالب سے پہلے، عہد غالب میں اور عہد غالب کے بعد تک دیکھا ہے۔لفظ کے مفاہیم اردو اصناف شعر میں بھی تلاش کیے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ جدید صنف شعر ہائیکو اور فلمی شاعری کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا

ہے۔غرض یہ کہ تشریح لفظیاتِ غالب کے لیے یہ فرہنگ ایک اہم حوالہ بننے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے۔

۱۳۔ ابن کنول، پروفیسر (دہلی یونیورسٹی)،دانش گاہوں میں تحقیق،سمت و رفتار،اردو ریسرچ جرنل، ISSN 2348-3687، دہلی، فروری ۲۰۱۴ء۔

۱۴۔ (فرہنگِ کلیاتِ اردو غالب) ww.urdubooks.biz/product/?، یہ کتاب اس سائٹ پر برائے فروخت ہے۔اس لیے صرف ٹائٹل ہی میسر آ سکا۔کتاب کے اندرونی صفحات سے آگاہی نہیں ہوسکی۔

۱۵۔ ابن کنول،دانش گاہوں میں تحقیق،سمت ورفتار۔

۱۶۔ شہانہ مریم،''حیدرآباد کی جامعات میں اردو تحقیق کی رفتار خاتون محققین کے حوالے سے ایک جائزہ''،اردو ریسرچ جرنل، ISSN 2348-3687،دہلی،جنوری ۲۰۱۵ء

۱۷۔ راقم نے اواخر دسمبر میں بہاءالدین زکریا یونیورسٹی ملتان کے صدر شعبہ اردو کو خط تحریر کیا تھا جس میں شعبۂ اردو میں فرہنگ کے حوالے سے ہونے والے تحقیقی کام سے مطلع کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔مذکورہ خط کا جواب ۱۵رجنوری ۲۰۱۵ء کوموصول ہوا۔

اس سلسلے میں مزید جن اشخاص کو خطوط لکھے گئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کی صراحت کردی جائے۔ڈاکٹر ضیاء الرحمان،ڈین فیکلٹی آف آرٹس اینڈ ہیومنیٹیز،سردار بہادر خان ومن یونیورسٹی کوئٹہ۔ڈاکٹر روبینہ ترین،صدر شعبہ اردو بہاءالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۔ڈاکٹر عقیلہ شاہین،صدر شعبہ اردو اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور۔ڈاکٹر محمد سعید،پروفیسر شعبہ اردو جی سی یونیورسٹی لاہور۔ڈاکٹر سلمان علی،صدر شعبہ اردو، پشاور یونیورسٹی پشاور۔حسن آفتاب،بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد۔

۱۸۔ فرہنگ نگاری کی تحقیقی رفتار جاننے کے لیے لکھے گئے خطوط میں سے ایک خط شعبہ اردو سردار بہادر خان ومنز یونیورسٹی،بلوچستان کے ڈاکٹر ضیاءالرحمٰن،جو کہ ڈین ہیومنیٹیز اینڈ سوشل سائنسز بھی ہیں،کوبھی لکھا گیا تھا۔۱۵رفروری ۲۰۱۵ء کے مرقومہ ان کے جواب میں بتایا گیا کہ ان کے شعبے میں فرہنگ نگاری سے متعلق کوئی کام نہیں ہوا۔البتہ ان کی نگرانی میں یونیورسٹی آف ایسٹ،حیدرآباد میں ایم۔فل کا ایک مقالہ (فرہنگِ حسن براہوی) بشریٰ تحسین نے لکھا تھا۔ان کی نشان دہی پر راقم نے وہ مقالہ تلاش کر کے اس آرٹیکل میں شامل کیا ہے۔

۱۹۔ ڈاکٹر محمد سعید کے نام لکھے گئے خط کا جواب نہیں ملا۔اس لیے یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ فرہنگ نگاری کے حوالے سے جی۔سی یونیورسٹی میں کیا کام ہوا ہے۔

۲۰۔ اسلامیہ یونیورسٹی کے شعبہ اردو سے بھی اس سلسلے میں کوئی جواب نہیں مل سکا جس سے پتہ چلتا کہ فرہنگ نگاری کے تحقیقی سلسلے میں اس یونیورسٹی نے کیا حصہ ڈالا ہے۔البتہ ''اردو ریسرچ جرنل، دہلی کے جنوری۔۱۵ء کے شمارے میں یونیورسٹی کے اردو اور اقبالیات کے مقالات کی ایک فہرست بشکریہ ''مقتدرہ قومی زبان'' شایع ہوئی ہے۔اس فہرست میں ایک بھی مقالہ فرہنگ نگاری کے موضوع پر نہیں ہے۔

۲۱۔ ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر سے راقم کی ایک ملاقات حیدرآباد میں دسمبر ۲۰۱۴ء میں ہوئی تھی۔اس ملاقات میں انھوں نے بتایا کہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں اس حوالے سے کوئی تحقیقی کام نہیں ہوا اور نہ ہی ہورہا ہے۔

۲۲۔ ڈاکٹر سلمان علی نے راقم کے خط کے جواب میں راقم کے عنوانِ تحقیق کو سراہا اور واضح کیا کہ پشاور یونیورسٹی میں اس نوعیت کا کوئی کام نہیں ہوا (جوابِ خط،۱۵رجنوری ۲۰۱۵ء)۔

۲۳ ڈاکٹر سید جاوید اقبال نے ایک ملاقات میں صراحت کی تھی کہ جب ڈاکٹر معین الدین عقیل شعبۂ اُردو، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد (۲۰۰۹ء) سے وابستہ تھے تو اس وقت فرہنگ نگاری کے حوالے سے متعدد عنوانات رجسٹر ہوئے تھے۔ اس کے بعد کی صورت حال معلوم نہ ہو سکی۔

۲۴ نثار احمد، شعبۂ اردو، سندھ یونیورسٹی کے تحقیقی مقالات (اشاریہ) تحقیق، سندھ یونیورسٹی جامشورو، ش۔۱۴، ص۔۱۳۸ (۱۳۲۔۱۷۹)

۲۵ ایضاً ص۔۱۳۹

۲۶ نثار احمد، ڈاکٹر، فرہنگ محمد قلی قطب شاہ (مقالہ پی۔ایچ۔ڈی، ۲۰۰۹ء) غیر مطبوعہ، شعبہ اردو، سندھ یونیورسٹی جامشورو۔

۲۷ یہ فرہنگ ڈاکٹر جاوید اقبال کی زیرنگرانی مرتب ہو رہی ہے۔

۲۸ یہ فرہنگ بھی ڈاکٹر جاوید اقبال کی زیرنگرانی مرتب ہو رہی ہے۔

۲۹ فوزیہ شیر محمد، ''فرہنگِ توبۃ النصوح''، (مقالہ ایم۔اے)، غیر مطبوعہ، شعبہ اردو، فیکلٹی آف آرٹس، سندھ یونیورسٹی، جامشورو، ۲۰۱۳ء۔

۳۰ بشریٰ تحسین، فرہنگ کلیات محمد حسن براہوئی مع تعلیقات (مقالہ ایم۔فل)، یونیورسٹی آف ایسٹیڈ رآباد۔ پاکستان، مئی ۲۰۱۱ء۔

۳۱ اکبر حسین، ڈاکٹر، ''فرہنگِ فسانۂ آزاد''، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، طبع اول، ۱۹۹۴ء۔

۳۲ اکبر حسین، ڈاکٹر، ''فرہنگِ طلسم ہوشربا''، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، طبع اول، ۱۹۹۵ء۔

۳۳ اکبر حسین، ڈاکٹر، ''فرہنگِ بوستانِ خیال''، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، طبع اول، ۲۰۰۲ء۔

۳۴ گوہر نوشاہی، ''فرہنگِ مشترک''، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، طبع اول، ۱۹۹۷ء۔

۳۵ نسیم امروہوی، ''فرہنگِ اقبال''، کراچی، ناشر: سید محمد علی انجم رضوی، اشاعت اول، ۱۹۸۴ء۔

۳۶ فرہنگ قلی قطب شاہ۔

۳۷ دکن میں بہمنی سلطنت کے خاتمے کے بعد پانچ خودمختار ریاستیں قائم ہوئی تھیں۔ گولکنڈہ ان میں سے ایک تھی۔ اس ریاست پر قطب شاہی خاندان نے حکومت کی۔ محمد قلی قطب شاہ اس سلسلے کا پانچواں حکمران تھا۔ یہ شیعہ عقائد کا پیرو تھا۔ اس کے دور میں مذہبی تہوار سرکاری سطح پر منائے جاتے تھے۔ یہ ایک رنگین مزاج حکمران تھا۔ اس کے دور میں گولکنڈہ میں عمومی طور پر امن و امان رہا۔ شعر و ادب میں فیروز، اشرف، برہان الدین جانم، مقیمی، صنعتی، نصرتی وغیرہ کا ہم عصر تھا۔ محمد قلی قطب شاہ کا دور ہندوی اور فارسی تہذیب اور شعر و ادب کے امتزاج کا دور ہے۔ قلی قطب شاہ کی شاعری اگرچہ زمین سے جڑی ہوئی ہے مگر ساتھ ہی فارسی کی آفاقیت بھی اپنا اثر ڈالتی نظر آتی ہے۔ اس نے غزل، مرثیہ، ریختی، قصیدہ، رباعی وغیرہ کو موضوعِ سخن بنایا۔ قلی قطب شاہ اردو کا پہلا صاحبِ دیوان شاعر تسلیم کیا جاتا ہے۔ (فرہنگِ محمد قلی قطب شاہ، صفحات نمبر ۲ تا ۲۸)

۳۸ نثار احمد، فرہنگِ قلی قطب شاہ، ص۔۵۸

۳۹ ایضاً، ص۔۳۰۸

۴۰ غلام مصطفیٰ، ''فرہنگِ غزلیاتِ میر درد''، (مقالہ ایم۔فل، ۲۰۰۸ء۔۲۰۱۰ء)، ملتان، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ۲۰۱۰ء، ص۔۱۷

۴۱ ایضاً، ص۔۱۳۸

۴۲۔ ''دربارِ اکبری'' محمد حسین آزاد کی تصانیف میں سے ایک ہے۔اس کتاب میں اکبر بادشاہ کے ذاتی، درباری آئینی حالات اور سلطنت کے خاص خاص ارکان، وزرا، علما کے سوانح بڑی تفصیل کے ساتھ مختلف تاریخوں سے جمع کیے گئے ہیں۔آزاد کی اس کتاب پر ملا عبدالقادر کی ''منتخب التواریخ'' کا اثر غالب ہے۔صفحے کے صفحے اسی سے ترجمہ کر دیے گئے ہیں۔(داستان تاریخ اردو، حامد حسن قادری،ص۔۹۸)

۴۳۔ رخسانہ قریشی، ''فرہنگِ دربارِ اکبری''، (مقالہ ایم۔فل،۲۰۰۶ء۔۲۰۰۷ء)، ملتان، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ۲۰۰۷ء، ص۔۴۱

۴۴۔ ایضاً،ص۔۱۰۸

۴۵۔ حسن براہوی

۴۶۔ بشریٰ تحسین، فرہنگ کلیات محمد حسن براہوئی مع تعلیقات (مقالہ ایم۔فل)، یونیورسٹی آف ایسٹ حیدرآباد۔پاکستان، مئی ۲۰۱۱ء، ص۔۲۳۷

۴۷۔ ایضاً،ص۔۹۹

۴۸۔ ایضاً،ص۔۱۹۹

۴۹۔ مولوی نذیر احمد کے لکھے ہوئے قصوں میں مراۃ العروس، بنات النعش، ابن الوقت، محصنات اور رویائے صادقہ قابل ذکر ہیں مگر ان سب قصوں سے زیادہ جس قصے کو مقبولیت ملی وہ ''توبۃ النصوح'' ہے۔مولوی صاحب کو زبان پر بڑی قدرت تھی۔خاص طور پر دہلی کی عورتوں کی زبان پر۔

۵۰۔ فوزیہ شیر محمد، ''فرہنگِ توبۃ النصوح''، (مقالہ ایم۔اے)، غیر مطبوعہ، شعبۂ اردو، فیکلٹی آف آرٹس، سندھ یونیورسٹی، جامشورو، ۲۰۱۳ء، ص۔۷

۵۱۔ ایضاً،ص۔۱۷

۵۲۔ نسیم امرہوی، ''فرہنگِ اقبال''، کراچی، ناشر: سید محمد علی انجم رضوی، اشاعت اول، ۱۹۸۴ء۔

۵۳۔ ایضاً، سرورق۔

۵۴۔ رئیس امروہوی

۵۵۔ نسیم امرہوی، ''فرہنگِ اقبال''، کراچی، ناشر: سید محمد علی انجم رضوی، اشاعت اول، ۱۹۸۴ء، ص۔۳۹۷

۵۶۔ ایضاً،ص۔۱۶۰

۵۷۔ بوستان خیال

۵۸۔ طلسم ہوشربا، قدیم داستان ہے۔

۵۹۔ ''فسانہ آزاد'' پنڈت رتن ناتھ سرشار کا شاہکار ہے۔یہ اس لکھنوی معاشرت کا آئینہ دار ہے جو اس وقت مٹ رہی تھی اور جس کی جگہ ایک نئی تہذیب ابھر رہی تھی۔سرشار نے اس مٹتی ہوئی تہذیب کے نقوش میں رنگ بھرا۔لکھنو کی بامحاورہ اور سلیس زبان میں لکھنو کے شب و روز پیش کیے۔دیہاتی زبان کا استعمال بھی سرشار نے بڑے سلیقے سے کیا ہے۔

فہرستِ اسنادِ محولہ:

الف) کتابیں:

۱۔ اکبر حسین، ڈاکٹر، ۲۰۰۲ء ''فرہنگ بوستان خیال''، طبع اول، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد۔

۲۔ ________، ۱۹۹۴ء ''فرہنگِ فسانہ آزاد''، طبع اول، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد۔

۳۔ ـــــــــــ، ۱۹۹۵ء ''فرہنگِ طلسم ہوشربا''، طبع اول، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد۔

۴۔ حسن عمید، ۱۳۹۵ھ 'فرہنگِ عمید (سہ جلدی)''، جلد اول تا سوم، چاپ دوم، مؤسسۂ انتشارات امیر کبیر، تہران۔

۵۔ ہاشمی، نجی احمد، سید، ڈاکٹر، سنہ ندارد، ''انتخاب فسانۂ آزاد''، رائل بکڈپو، حیدر آباد۔

۶۔ دہلوی، سید احمد، مولوی، '۱۹۹۵ء، ''فرہنگِ آصفیہ'' (جلد اول۔ دوم، سوم۔ چہارم)، اشاعت سوم، اردو سائنس بورڈ، لاہور۔

۷۔ عبدالحق، مولوی، ۱۹۶۰ء، اسٹوڈنٹس اسٹینڈرڈ انگلش اردو ڈکشنری، چھٹا ایڈیشن، انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی۔

۸۔ عرشی، خاں، امتیاز علی، ۱۹۴۷ء، فرہنگِ غالب، ناظم کتاب خانہ، رام پور۔

۹۔ نوشاہی، گوہر، ''فرہنگِ مشترک''، ۱۹۹۷ء، مقتدرہ قومی زبان، طبع اول، اسلام آباد۔

۱۰۔ احمد، نذیر، ڈپٹی، اگست ۱۹۷۰ء، ''توبۃ النصوح''، چودہری رحیم بخش، لاہور۔

۱۱۔ امروہی، نسیم، ۱۹۸۴ء، ''فرہنگِ اقبال''، اشاعت اول، سید محمد علی انجم رضوی، کراچی۔

ب) غیر مطبوعہ مقالے:

۱۲۔ بشریٰ تحسین، مئی ۲۰۱۱ء، فرہنگ کلیات محمد حسن براہوئی مع تعلیقات (مقالہ برائے ایم۔فل)، یونیورسٹی آف ایسٹ، حیدر آباد سندھ، پاکستان۔

۱۳۔ رخسانہ قریشی، ۲۰۰۷ء، ''فرہنگِ دربارِ اکبری''، (مقالہ برائے ایم۔فل)، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔

۱۴۔ غلام مصطفیٰ، ۲۰۱۰ء، ''فرہنگِ غزلیاتِ میر درد''، (مقالہ برائے ایم۔فل)، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔

۱۵۔ فوزیہ شیر محمد، ۲۰۱۳ء، ''فرہنگِ توبۃ النصوح''، (مقالہ برائے ایم۔اے)، غیر مطبوعہ، شعبۂ اردو، فیکلٹی آف آرٹس، سندھ یونیورسٹی، جام شورو۔

۱۶۔ نثار احمد، ڈاکٹر، ۲۰۰۹ء، ''فرہنگِ محمد قلی قطب شاہ'' (مقالہ برائے پی ایچ ڈی)، سندھ یونیورسٹی، جام شورو۔

ج) رسائل:

۱۷۔ اردو ریسرچ جرنل، ISSN 2348-3687، دہلی، فروری ۲۰۱۴ء

۱۸۔ اردو ریسرچ جرنل، ISSN 2348-3687، دہلی، جنوری ۲۰۱۵ء

۱۹۔ نثار احمد، شعبۂ اردو سندھ یونیورسٹی کے تحقیقی مقالات (اشاریہ) تحقیق، سندھ یونیورسٹی جامشورو، ش۔۱۴، ۲۰۰۶ء، ص۔(۱۳۲۔۱۷۹)

د) ویب سائٹس:

http://dictionary.reference.com/browse/glossary

http://en.wikipedia.org/wiki/Glossary

http://dictionary.reference.com/browse/dictionary?s=t

http://ur.sciencegraph.net/wiki/%D9%84%D8%BA%D8%AA

http://m.hamariweb.com/articles/detail.aspx?id=52745 (فرہنگِ غالب، مقصود حسنی)

ww.urdubooks.biz/product/? (فرہنگ کلیات اردو غالب)

http://www.urdulinks.com/urj/?p=237 (پروفیسر ابن کنول)

https://rekhta.org/ebooks/farhang-e-ghalib-ebooks?lang=Ur(فرہنگ غالب، امتیاز علی عرشی)

http://www-lib.tufs.ac.jp/(فرہنگِ غالب کا سنہ جو ۱۹۴۷ ہے)

پس نوشت:

شعبۂ اُردو سندھ یونیورسٹی میں ایم فل/ پی ایچ ڈی اُردو کے لیے درج ذیل تحقیقی خاکے اسکروٹنی کمیٹی کی منظوری کے بعد ڈائریکٹر گریجویٹ اسٹڈی کو بھیج دیے گئے ہیں:

☆ایم فل:

۱۔ آغا حشر کاشمیری کے ڈراموں کی فرہنگ: تشکیل، تحقیق، حواشی وتعلیقات از عبدالخالق

۲۔ فرہنگِ ''محامد خاتم النبین'': تشکیل، تحقیق، حواشی وتعلیقات از آنسہ عنبرین

۳۔ ابوالفضل صدیقی کے افسانوں کی فرہنگ: تشکیل، تحقیق، حواشی وتعلیقات، از نسرین شیخ

☆پی ایچ ڈی

۱۔ فرہنگِ تلمیحات از کلامِ مولانا ظفر علی خاں: تشکیل، تحقیق، حواشی وتعلیقات از ارم جبیں

☆۲۰۱۶ء، شعبۂ اُردو، سندھ یونیورسٹی، جام شورو میں ایم۔اے کے لیے درج ذیل فرہنگیں مرتب کی گئی ہیں:

۱۔ فرہنگ فسانۂ مبتلا از آنسہ انعم، نگرانِ مقالہ ڈاکٹر شذرہ بلوچ

۲۔ فرہنگِ مراۃ العروس از آنسہ عائشہ، نگرانِ مقالہ ڈاکٹر شذرہ بلوچ

۳۔ فرہنگِ بنات النعش از آنسہ نادرہ، نگرانِ مقالہ ڈاکٹر شذرہ بلوچ

۴۔ فرہنگِ فارقلیط از آنسہ مہوش، نگرانِ مقالہ عابدہ ہما